سوال

ہر وہ قرض ربا ہے جو نفع بخش ہو

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی نے دوسرے سے قرض مانگا تو اس نے اس شرط پر قرض دیا کہ وہ قرض کی رقم کے عوض اس کی زرعی زمین اپنے پاس رہن رکھے گا اور کاشت کاری بھی کرے گا اور اس کا سارا غلہ خود رکھ لے گا یا آدھا خود رکھے گا اور آدھا زمین کے مالک کو دے دے گا اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک مقروض وہ سارا قرض ادا نہیں کر دیتا جو اس نے لیا تھا، قرض ادا کرنے کے بعد ہی وہ اپنی زمین واپس لے سکے گا۔ اس مشروط قرض کے بارے میں آپ کی رائے میں حکم شریعت کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

قرض توزی کے معاہدوں میں سے ہے اور اس سے مقصود مقروض کے ساتھ نرمی اور احسان ہوتا ہے اور نرمی و احسان وہ امور ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب و مطلوب ہیں کیونکہ اس میں بندگان الٰہی کے ساتھ احسان ہے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿١٩٥﴾... سورة البقرة

"اور نیکی کرو بے شک اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والے کو دوست رکھتا ہے۔"

قرض دہندہ کے لیے یہ مشروع و مستحب ہے اور مقروض کے لیے جائز اور مباح ہے۔ حدیث سے ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے اونٹ قرض لیا تھا اور پھر آپ نے اس سے بہتر اونٹ واپس کیا۔[1] قرض جب نرمی اور احسان کا معاہدہ ہے تو پھر یہ جائز نہیں کہ اسے معاوضہ و نفع کے معاہدہ سے بدل دیا جائے کیونکہ یہ اپنے موضوع سے خارج ہو کر بیع اور معاوضہ کے موضوع میں داخل ہو جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی شخص دوسرے سے یہ کہے گا کہ "میں تجھے یہ دینار، دوسرے دینار کے عوض ایک سال کے لیے فروخت کرتا ہوں، یا یہ کہے کہ یہ دینا، دوسرے دینار کے عوض فروخت کرتا ہوں،" اور پھر دونوں دینار کو قبضہ میں لینے سے پہلے الگ ہو جائیں تو بیع حرام اور ربا ہو گی لیکن اگر وہ اسے ایک دینار بطور قرض دے اور وہ اسے چھ ماہ یا ایک سال بعد واپس کر دے تو یہ جائز ہے حالانکہ قرض دہندہ نے اس کے عوض کو چھ ماہ بعد یا اس سے کم و بیش مدت کے بعد نرمی کے پہلو کو پیش نظر رکھتے ہوئے واپس لیا ہے۔ لہذا معلوم ہوا کہ اگر کوئی قرض دہندہ مقروض کے ساتھ کسی مادی نفع کی شرط لگائے تو یہ معاملہ قرض کے موضوع سے خارج ہونے کی وجہ سے حرام ہو جائے گا کیونکہ اہل علم کے ہاں ایک مشہور و معروف قاعدہ ہے کہ ہر وہ قرض جو نفع کا باعث ہو وہ ربا ہے لہذا قرض دہندہ کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ مقروض سے کہے کہ میں اس شرط پر قرض دوں گا کہ تم اپنی زمین زراعت کے لیے مجھے دو خواہ وہ اسے اس زمین کی پیداوار سے حصہ بھی دے دے۔ اس صورت میں قرض سے چونکہ قرض دہندہ کو نفع حاصل ہوتا ہے اس لیے یہ قرض اپنے اصلی موضوع نرمی اور احسان سے خارج ہو جانے کی وجہ سے قرض ہی نہیں رہتا۔

[1] صحیح بخاری، الاستقراض، باب حسن القضاء، حدیث: 2393 و صحیح مسلم، المساقاۃ، حدیث: 1600-1601

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج2ص538

محدث فتویٰ